سوال

(895) حدیث من لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ یا منشا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث من لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ و دیگر من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ ان حدیثوں کا کیا منشا ہے اور کس درجہ کی ہیں اور کس محدث نے روایت کیا ہے ۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیثمن لم یعرف امام زمانہ..... الخ کی نسبت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں ، حدیث من [1]مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتہ جاھلیۃ صحیح الاسناد است و مقولہ جناب نبوی است ﷺ و معنی معرفت وجوب اطاعت است در صورت وجود امام و تحذیر از منازعت و مخالفت چنانکہ از لفظ مات میتہ جاھلیہ ظاہر است کہ اہل جاہلیت اتباع رئیس واحد نداشتند و ہر فرقہ برائے خود رئیس می کروند افتاوی عزیزی صفحہ 77 جلد دوم، شاہ صاحب نے اس حدیث کو صحیح الاسناد بتایا ہے ۔ مگر حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی نسبت منہاج السنۃ صفحہ 27 جلد 1 میں لکھتے ہیں، ھذا[2] الحدیث بھذا اللفظ لایعرف انما المعروف مثل ماروی مسلم فی صحیحہ عن نافع قال جائ عبداللہ بن عمر الخ ثم ذکر حدیث ابن عمر و من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ یہ حدیث بہت صحیحہے ، امام مسلم نے اس کو اپنی صحیح میں حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے ، یہ حدیث صحیح مسلم کی کتاب الامارۃ صفحہ 128 جلد 3 میں مذکور ہے ۔

پوری حدیث اس طرح پر ہے من [3] خلع یدا من طاعۃ لقی اللہ یوم القیمۃ لا حجۃ لہ و من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ اس حدیث کے جملہ اخیرہ یعنی و من مات ولیس فی عنقہ الخ کا مطلب و منشا یہ ہے کہ جو شخص امام وقت کے ہوتے ہوئے اس کی بیعت نہ کرے اور بلا بیعت کے مرجائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا یعنی گمراہی پر مرا یا اہل جاہلیت کی موت مرا، کہ جیسے ان کا کوئی امام مطاع نہیں، اس کا بھی کوئی امام مطاع نہیں ۔ مجمع البحار میں ہے ۔ وفی [4]ح الفتن فقد مات میتۃ جاھلیۃ بالکسر حالۃ الموت ای کما یموت اھل الجاھلیۃ من الضلال والفرقۃ ک من خرج من السلطان مات میتۃ جاھلیۃ ای کموت اھل الجاھلیۃ حیث لم یعرفوا اماما مطاعا ولا یرید انہ یموت کافرا بل عاصیہ امام نووی شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں بکسر[5] المیم ای صفۃ موتھم من حیث ھم فوضی الامام لھم انتہی ۔

جناب نواب صدیق الحسن خان صاحب بغیۃ الرائد فی شرح العقائد صفحہ 92 میں لکھتے ہیں :مراد [6]بمرون جاہلیت آن است کہ باوجود امام دست بیعت باو ندہد و متابعت او نکند و اگر زمانہ آید کہ امامے دراں موجود نباشد و نصب امام صورت نہ بندو امید آن است کہ واخل دریں وعید نباشد انتہی، شاہ عبدالعزیز صاحب   لکھتے ہیں : وآنچہ[7] از ابن عمرؓ نقل کردہ کہ من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ الامات میتۃ جاھلیۃ صحیح است لیکن مراد آن است کہ بعد از انعقاد امامت امام باجماع اہل حل و عقد اگر عادل باشد در تسلط و استیلاء بلا منازع اگر جائز باشد

توقف در بیعت روا نیست انتہی (فتاویٰ عزیزی جلد دوم صفحہ 77 واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ   سید محمد نذیر حسین

مسئلہ :

الاولیاء لایموت قول مہمل ہے، کسی جاہل کا قول ہے کیونکہ نہ لفظ ٹھیک نہ معنی صحیح اور یہ قول کسی کتاب معتبر حدیث و فقہ بلکہ کتب معتبرہ تصوف میں اس کی کچھ اصل نہیں پائی جاتی، ایسے جاہل لا یعقل کی شان میں یہ حدیث صحیح متواتر پڑھنی چاہیے من[8]کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار کذا فی الصحاح الستۃ وغیرھا اور جو کوئی ایسا عقیدہ رکھے رسول اللہ ﷺ کے حق میں اطلاق موت اور وفات کا گناہ اور عصیان ہے، تو یہ شخص بھی اجہل الناس میں سے ہے اور منکر شرع مبین ہے قال[9]اللہ تعالیٰ انک میت وانھم میتون الایۃ وکل[10] نفس ذائقۃ الموت الایۃ اور صحیح بخاری وغیرہ میں قصہ خطبہ پڑھنے کا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے منقول و ماثور ہے، حضرت عائشہ سے ان[11]ابا بکر اقبل علی فرس عن من مسکنہ بالسخ نزل فدخل المسجد فلم بکلم الناس حتی دخل علی عائشۃ فتیمو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو مغشی بثوب جدۃ فکشف عن وجہہ ثم اکب علیہ فقبلہ دبکی ثم قال بابی انت وامی واللہ لا یجمع اللہ علیک موتتین اما الموتۃ التی کتبت علیک فقد متھا انتہی ما فی صحیح البخاری وایضا فیہ فقال ابو بکر اما بعد من کان منکم یعبد محمدا فان محمدا قد مات ومن کان منکم یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت الی اخر ما فیہ، اور حضرت انبیاء علیہم الصلوۃ السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں، خصوصاً آنحضرت ﷺ کہ فرماتے ہیں کہ جو عند القبر درود بھیجتا ہے، میں سنتا ہوں اور دور سے پہنچایا جاتا ہے، چنانچہ مشکوۃ وغیرہ کتب حدیث سے واضح ہوتا ہے لیکن کیفیت حیات کی اللہ تعالیٰ جانتا ہے اروں کو اس کی کیفیت بخوبی معلوم نہیں۔   (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] یہ حدیث کہ ''جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا'' اس کی سند صحیح ہے اور حدیث مرفوع ہے اور یہاں ''معرفت'' (پہچان) کا معنی ''اطاعت'' ہے یعنی جب امام عادل (بادشاہ) موجود ہو اور پھر آدمی اس کی مخالفت کرے تو وہ جاہلیت کی موت مرا، کیونکہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ ایک بادشاہ کی اطاعت نہیں کیا کرتے تھے۔ ہر قبیلہ اپنے لیے علیحدہ اپنا امیر مقرر کرتا تھا۔

[2] یہ حدیث ان الفاظ سے نہیں ملتی، اس کے معروف الفاظ وہی ہیں جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں آئے ہیں ''جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کی گردن پر کسی کی بیعت نہیں ہے، وہ جاہلیت کی موت مرا۔

[3] جو شخص ایک بالشت بھر بھی اطاعت سے نکلا، وہ قیامت کے دن اس حال میں خدا سے ملے گا کہ اس کے پاس حجت نہ ہوگی اور جو اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں بیعت نہ ہو، وہ جاہلیت کی موت مرا۔

[4] جاہلیت کی موت مرنے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے جاہلیت والے گمراہی اور بے اتفاقی میں مرتے تھے اسی طرح وہ آدمی بھی مرے گا جو بادشاہ کی اطاعت سے باہر نکل گیا کہ اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا، یہ مطلب نہیں کہ وہ کفر کی حالت میں مرے گا بلکہ گنہگار ہوگا۔

[5] ان جیسی موت مرنے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے وہ اپنے بادشاہ کی نافرمانی کرتے تھے، یہ بھی بادشاہ کی نافرمانی کرتا ہے۔

[6] جاہلیت کی موت مرنے کا مطلب یہ ہے کہ امام کے ہوتے ہوئے اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کرے اور اس کی اطاعت نہ کرے اور اگر کوئی ایسا وقت آجائے کہ اس میں کوئی بادشاہ نہ ہو اور نہ کسی کو بادشاہ بنانے کی صورت پیدا ہو سکے تو اُمید ہے کہ وہ لوگ اس وعید میں شامل نہ ہوں گے۔

[7] اور جو حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو آدمی اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا، صحیح ہے، لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل

حل وعقد کے مشورہ سے جب کسی امام کی امامت منعقد ہوجائے ، اگر وہ اپنے تسلط میں منصف اور عادل ہو تو بالاتفاق فوری طور پر اگر اگر جابر بادشاہ ہو تو اس کی بیعت میں توقف نہ کرنا چاہیے۔

[8] جو آدمی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

[9] اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، تو مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

[10] ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے۔

[11] حضرت ابوبکرؓ گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے محلہ سے آئے ، آپ گھوڑے سے اترے مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں سے کوئی بات نہ کی۔ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے۔ آنحضرت ﷺ کا انتقال ہوچکا تھا اور آپ پر ایک چادر ڈالی ہوئی تھی، آپ نے چہرہ سے چادر اٹھائی، پھر جھک کر آپ کا بوسہ لیا اور رونے لگے پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان، خدا کی قسم !اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہ کرے گا جو موت اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے لکھ رکھی تھی وہ آپ کو آگئی اور بخاری میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابوبکر نے کہا تم میں سے جو محمد (ﷺ) کی عبادت کرتا تھا وہ تو مرگئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02